قازقوں کو کرغیز (اور کرغیزوں کو قرہ کرغیز) کے نام سے پکارتے تھے۔ چنانچہ ۲۶ اگست ۱۹۲۰ء کو قازق علاقوں پر مشتمل روسی فیڈریشن کے اندر جس خود مختار جمہوریہ کی تشکیل کا اعلان کیا گیا اسے کرغیز خود مختار جمہوریہ (ASSR) کا نام دیا گیا۔ ۱۹۲۴ء میں نام نہاد ''قومی حد بندی'' (National Delimitation) کا جو اعلان کیا گیا اس کی رو سے سابقہ جمہوریہ ترکستان میں شامل ''سمر چیا'' اور ''سیر دریا'' صوبوں کو بھی ''کرغیز خود مختار جمہوریہ'' میں شامل کیا گیا۔ ۱۹۲۵ء میں جا کر اس کرغیز خود مختار جمہوریہ کو قازق خود مختار جمہوریہ کا نام دیا گیا۔ جبکہ ۵ دسمبر ۱۹۳۶ء کو اسے یونین جمہوریہ (SSR) کا درجہ دیا گیا[۷]۔

تاہم خود قازقستان میں آباد قبائل نے اپنے لیے ''قازق'' نام کا انتخاب شاید پندرہویں صدی کے اختتام سے کر لیا تھا[۸]۔ دراصل قازق یا قازاق ترکی زبان کا لفظ ہے اور دیگر معانی کے ساتھ ساتھ اس کے ایک معنی طالع آزما کے ہیں۔ ترکی میں اس لفظ کا وجود سب سے پہلے نویں صدی ہجری / پندرہویں صدی عیسوی میں ملتا ہے۔ ''آل تیمور کے عہد میں خانہ جنگیوں کا جو دور چلا تھا اسوقت اصل حکمرانوں کے مقابلے میں داعیان تخت کو قزاق (یا قازق) کہا جاتا تھا، یعنی ایسے لوگ جو قسمت کے فیصلے پر قانع نہ رہتے ہوئے، اپنے [ہم خیال] لوگوں [اور قبائل] کو ساتھ ملا کر مہم جوئی کی زندگی اختیار کرتے تھے۔ تاریخ رشیدی میں ان ازبکوں[۹] کو جو اپنے خان ابوالخیر سے علیحدہ ہو گئے تھے ازبک قزاق یا محض قزاق لکھا گیا ہے[۱۰]۔

کسی بھی قوم کے مزاج اور اس کے سماجی، سیاسی اور اقتصادی رویوں کو سمجھنے کے لیے اس کے جغرافیائی ماحول اور اس کے ماضی سے متعلق ان عوامل کا سمجھنا ضروری ہوتا ہے جن کا اس کی قومی زندگی کی تشکیل، ذہنی و نفسیاتی ساخت اور تہذیبی ارتقاء میں موثر کردار رہا ہو۔ چنانچہ اس مقالے میں نو آزاد قازق قوم اور نو آزاد قازق جمہوریہ دونوں کو ان کے تاریخی پس منظر میں سمجھنے پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔

قازقستان: زمانہ قبل از اسلام میں

ایک ہزار سال قبل از مسیح کے بعد سے جنوبی قازقستان کے علاقے ایرانی نسل کے خانہ بدوش قبائل کے زیر تسلط آئے۔ ان ایرانی النسل قبائل کو سیتھیوں کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ وسطی قازقستان کے علاقے بگازا (Begaza) کے قبرستانوں اور سمر چیا کے متعدد علاقوں سے دریافت ہونے والے آثار قدیمہ کے نتیجے میں ان سیتھیوں کے بارے میں قابل قدر معلومات ملی ہیں[۱۱]۔ یہ سیتھی قبائل قازقستان، ماوراء النہر اور افغانستان کے علاقوں میں پھیل گئے تھے۔

نو آزاد قازقستان اور اس کے پڑوسی ممالک

افغانستان (اور خراسان) کے بعض علاقوں کو انہی کے نام پر سیستان کہا گیا ہے۔ ان سیتھی قبائل نے موجودہ سندھ اور ہندوستان کے گجرات تک کے علاقوں کو تاراج کیا۔ یہاں تک کہ ان کے دورِ حکومت میں سندھ کو سیتھیا کہا جاتا تھا۔ سیتھیوں کی زبان کے کئی الفاظ ابھی تک پشتو زبان میں موجود ہیں [۱۲]۔

تیسری اور دوسری صدی قبل مسیح میں اُزون (Usun) قبائل نے سیتھیوں کی حکمرانی ختم کی۔ اُزون منگول نسل کے مگر ترکی بولنے والے قبائل تھے۔ سن ۳۷ء قبل مسیح میں اُزون حکمران کنمی (Kunmi) کے دور میں ان قبائل کی آبادی چھ لاکھ نفوس پر مشتمل تھی۔ اُزون قبائل کے دو سلسلے تھے۔ ایک کو کنگلی (Kangli) کہا جاتا تھا اور دوسرے کو الانی (Alani)۔ کنگلی قبائل کراتاو (karatau) اور سیر دریا کے وسطی علاقوں میں رہتے تھے جبکہ الانی قبائل بحیرہ آرال کے شمالی سواحل سے بحیرہ کیسپئن کے شمالی سواحل کی طرف نقل مکانی کر کے چلے گئے تھے۔ سیر دریا کے مغربی کنارے پر واقع اکتیوبنسک (Aktyubinsk) کے مقام پر ہونے والی کھدائیوں سے پتہ چلا ہے کہ اُزون قبائل نے اپنے سرداروں اور نامور اشخاص کے لیے دو منزلہ مستقل رہائشی عمارات تعمیر کی تھیں جن میں وہ موسم سرما میں قیام کرتے تھے۔ اُزون قبائلی اتحاد کی یہ حکومت پانچویں اور چھٹی صدی عیسوی میں اس وقت زوال پذیر ہوئی جب اِسے التائی ترکوں نے اپنے حملوں کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ التائی ترکوں کے غلبہ کے باوجود مقامی آبادی بدستور اپنے علاقوں میں قیام پذیر رہی۔ اس دوران قازقستان کے علاقے اولاً مغربی ترک خاقانوں [۱۳](Western Turkish Kaganates) کے زیر تسلط رہے، اور بعد میں ان ترکی خاقانوں کے وارثوں اور وسطی ایشیا کے جنوبی علاقوں (ماوراء النہر) پر حکمرانی کرنے والے ترگیش خاقانیہ کا حصہ رہے۔ ترگیش خاقانیہ کی رعایا مختلف سماجی طبقات پر مشتمل تھی، جن میں اشراف، شہروں میں قیام پذیر تجار، کاشتکار، خانہ بدوش گلہ بان اور پیشہ ور جنگجو شامل تھے۔ یہ پیشہ ور جنگجو ایک عرصہ تک قتیبہ بن مسلم کی سربراہی میں حملہ آور مسلم افواج کی پیش قدمی روکنے میں کامیاب رہے [۱۴]۔

قازقستان : ظہور اسلام کے بعد

وسطی ایشیا کے جنوبی علاقوں کے دارالاسلام میں شمولیت کے بعد ترگیش خاقانیہ پر ویغور ترک قبائل حملہ آور ہوئے اور بعد میں التائی کے جنوب سے حملہ آور قارلوق ترکوں نے ترگیش ترکوں کو مکمل شکست سے دوچار کیا۔ قارلوق خاقانیہ (karluk kaganate) کا قیام